سلسلہ خطبات جمعہ

از: شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب

قصرِ ختم نبوت کی آخری اینٹ

ختم نبوت کا واضح اعلان، تحفظ ختم نبوت کی اہمیت اور غلام احمد قادیانی کا داعوائے نبوت

نحمده ونصلى على رسوله الكريم اما بعد فعن انسؓ بن مالك قال قال رسول الله ﷺ ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدى ولانبى الحديث. (ترمذی، ج۲)

ترجمہ: بے شک رسالت اور نبوت دونوں منقطع ہو چکی ہیں لہٰذا میرے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ رسول۔

نبوت کا جھوٹا دعویدار:

محترم حاضرین! گزشتہ جمعہ کے دن میں نے آپ کو قادیانی فتنہ اس کے بانی اور اس کے مقربین کے بعض فاسد اقوال وعقائد کا ذکر کیا تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے آنحضرت ﷺ کی عظمت، ناموس، عزت ومقام پر ناکام حملے کی جو گمراہ کن سازش کی۔ ختم نبوت کا انکار اور خود نبوت کا دعویدار ہونا اسی سازش کی کڑیاں تھیں۔

مرزا قادیانی کے مختلف روپ:

اپنے شیطانی عزائم کی تکمیل کے لئے بھی اپنے آپ کو مبلغ، اسلام کا خادم ثابت کرنے کی کوشش کرتا اور اپنے آپ کو پاک ومقدس شخصیت کی حیثیت سے کثرت سے الہام، کشف، کرامات، رب العالمین کے ساتھ مکالمات کے دعویٰ کرنا تو اس کا معمول بن گیا تھا اپنے آپ کو ایک اہم دینی حیثیت اور شخصیت تک پہونچانے کے لئے بعض لغو دعوے کئے کہ میں خود کو اس خدمت کیلئے اللہ کی طرف سے مامور سمجھتا ہوں اور کہنے لگا کہ میں مجدد، مثیل مسیح ہوں۔ نیز جس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت سے پہلے دنیا میں آنے کی خبر قرآن وحدیث میں دی گئی ہے، مرزا نے کہا وہ میں ہوں۔ آخر کار بات یہاں پہونچی کہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کر بیٹھا۔ سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ اور دام فریب میں پھنسانے کے لئے انتہائی مکاری اور عیاری سے آہستہ آہستہ مختلف روپ بدلتا رہا۔ گستاخی اور توہین رسالت کرنے میں اس حد تک پہونچا کہ اپنے آپ کو چودھویں رات کی چاند اور آنحضرت ﷺ کو پہلی رات کی چاند سے تشبیہ دے کر یہاں تک کہ ایک غیر متوازن عقل سے عاری شخص کی حیثیت سے کہہ دیتا کہ عیسیٰ بن مریم کون ہے جو میرے منبر پر قدم رکھ

سکے گا۔ وہ ہمیشہ نیم خواندگی' بیماری اور خود پرستی جیسے اوصاف مذمومہ میں مبتلا رہا کبھی ظلی نبی اور کبھی بروزی جب پینترا بدلا تشریعی نبی بن گیا دل نے جب چاہا غیر تشریعی ہونے کا علم بلند کر دیا۔ ختم نبوت پر جان قربان کرنے والوں کی مخالفت اور اعتراضات کے خوف سے ایک امّی نبی ہونے کے دعوی سے بھی نہ شرماتا۔

حیوانات کی ختم نبوت پر شہادت:

وہ کفری طاقتوں کی ایماء اور پشت پناہی پر ایسا عقلی طور پر اندھا ہو گیا کہ اسے اتنا شعور بھی نہ رہا کہ امام الانبیا کی ختم نبوت کی گواہی آنحضرت ﷺ کے اعجاز کے طور پر انسان تو کیا حیوانات نے بھی دی ہے۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے ایک موقع پر ایک دیہاتی کو اسلام لانے کی دعوت دی' اتفاق سے وہاں ایک گوہ جسے ہم پشتو میں (سمسرہ) کہتے ہیں موجود تھا اس دیہاتی نے کہا کہ جب تک یہ گوہ آپ کی نبوت کی گواہی نہ دے میں آپ پر ایمان نہیں لاسکتا۔ آنحضرت ﷺ نے اس گوہ کو فرمایا میں کون ہوں۔ گوہ نے انتہائی فصیح عربی میں یہ جواب دیا جسے وہاں تمام موجود لوگ سمجھ رہے تھے۔

لبیک وسعدیک یارسول اللہ رب العالمین . من تعبد فقال الذی فی السما عرشه وفی ارض سلطانه وفی البحر سبیله ' وفی الجنة رحمته . وفی النار عذابه قال فمن انا؟ قال انت رسول رب العالمین و خاتم النبین (اخرجه الطبرانی ' خصائص النبی ج۲' ص ۱۷۹)

اس گوہ نے کہا اے رب العالمین کے رسول میں حاضر ہوں' آپ کی تابعدار ہوں۔ رحمۃ دو عالم ﷺ نے فرمایا تو کس کے نام کی تسبیح کرتی ہے گوہ نے جواب دیا جس کا عرش آسمانوں پر ہے اور جس کا حکم زمین پر چلتا ہے جس نے سمندر میں راستے بنا دیئے جس کے رحمت کے مظاہر جنت اور جہنم ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں گوہ نے جواب دیا آپ جہانوں کے پروردگار کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

معجزات نبوی:

محترم حاضرین! ایسے امور خوارق للعادۃ جو نبوت کے دعوی کے ساتھ ہوں جن کو معجزہ کہا جاتا ہے بے شمار آنحضرت ﷺ کے ذریعہ ظاہر ہوئے۔ گوہ کا جواب اور نبوت کی گواہی کوئی ایسی بات نہیں جو عقل سے ماورا ہو۔ اسطوانہ حنانہ کا واقعہ آپ کئی بار سن چکے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ابتدائی دور میں کھجور کے ایک خشک تنے کو ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے یہ وہ زمانہ تھا' جب منبر موجود نہ تھا۔ منبر بننے پر جب آپ ﷺ ستون کی بجائے منبر ہی پر خطبہ دینے لگے تو وہ بظاہر بے جان اور خشک ستون حضور ﷺ سے قرب کی سعادت سے محرومی پر بلک بلک کر رونے لگا' وجہ آنحضرت ﷺ نے خود بیان فرمائی۔ **وقال بکت علی ماکانت تسمع من الذکر** کہ یہ (خشک) ستون اس وجہ سے رویا کہ (اللہ کا) جو ذکر سنتا تھا اس سے محروم ہوا۔

کھجور کے تنے کا گریہ:

محترم سامعین وہ تنا اس قدر شدت سے رو رہا تھا کہ حضرت جابرؓ کے بقول قریب تھا کہ وہ رونے کی شدت اور اذیت سے پھٹ جاتا۔ اسی لئے حضورﷺ منبر سے اتر کر تنے کے پاس تشریف لائے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر گلے لگایا (جیسے بچہ اور بچی کو رونے سے بچانے کے لئے ماں باپ اس کے گرد ہاتھوں کا گھیرا ڈال کر اپنے گلے سے لگاتے ہیں) تب اس ستون کو قرار آیا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت حسن بصریؒ اس حدیث طیبہ کو بیان کرتے وقت رو کر فرماتے کہ کھجور کا ایک خشک، بے جان و بے شعور ستون جب حضور کے فراق اور اللہ کے ذکر سے دوری پر اتنا بے قرار و بے چین ہے، تو حضرت انسان جسے اللہ نے اپنے اعلیٰ ترین صفت علم و شعور سے نوازا ہے۔ حضرت محمدﷺ کے شوق ملاقات اور اللہ کے ذکر کے لئے اس سے کہیں زیادہ بے قرار ہونا چاہیے۔

دست نبوت میں طعام کی تسبیح:

انگریزوں کے مفادات کی نگہ دار جماعت اور اس کے نام نہاد دانشوروں کی حیوانات کی گواہی کے بارہ میں بغض وعناد پر مبنی تردد کے ازالہ کے لئے ان کے مدنظر یہ بھی رہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے آنحضرتﷺ کے معجزات کے ضمن میں کھانے سے تسبیح کی آواز آنے کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ حدیث مبارکہ کا آخری حصہ ان الفاظ پر مشتمل ہے: ولقد کنا نسمع تسبیح الطعام وھو یؤکل (رواہ البخاری)

یعنی کھانا کھاتے وقت ہم کھانے کی تسبیح سنتے رہے۔ اس طرح ایک روایت حضرت انسؓ سے بھی مروی ہے کہ ایک دفعہ سرکار دو عالمﷺ نے مٹھی میں سنگریزے اٹھائے جو آپ کے دست مبارک میں اللہ کی پاکی (تسبیح) بیان کرنے لگے اور ہم نے خود ان کی تسبیح سنی۔

مارِ آستین:

چونکہ ان کے آقاؤں نصاریٰ و یہود کو اسلام کے مقدس مذہب میں نصوص قطعیہ سے ثابت شدہ احکامات اوامر ونواہی سے دشمنی ہے ان کی ناپاک کوشش ہے کہ شریعت مطہرہ مسخ اور منسوخ کر کے نئی شریعت جو ان کے فاسد عقائد کے تابع ہو معرض وجود میں آجائے اپنے مذموم عقائد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اس فرق باطلہ جو ان کے حقیقی نمک خوار ہیں کو مسلمانوں کے لباس میں مار آستین کی حیثیت سے داخل کرنے کی کوشش۔ اسلام دشمنوں کے اسلام کے خلاف جو عزائم، سازشیں ہیں۔ وہی ارادے سو فیصد اس جماعت کے بھی ہیں۔ ان کی تمام تر کوشش کی بنیاد یہی ہے کہ اسلام کا کوئی حکم اپنے اصلی حالت میں نہ رہے۔ کفار ہر دور میں اسلام کے اہم فریضہ ''جذبہ جہاد'' کو مسلمانوں کے دلوں سے نکالنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے تو ان کے اس بغلی بچہ غلام احمد قادیانی نے بھی جہاد کے فریضہ کو منسوخ کر کے حرام قرار دیا۔

جنت کے بدلے جانوں کی خرید:

حالانکہ جہاد کے پاکیزہ فریضہ میں شرکت کرنے والے نفوس قدسیہ یعنی صحابہ کرامؓ کی تعریف فرماتے ہوئے مالک الملک کا ارشاد ہے: **ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم و اموالھم بان لھم الجنة یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون و یقتلون. (سورۃ توبہ)**

"اللہ نے مسلمانوں کی جانوں اور مالوں کو اس بات کے عوض خرید لیا ہے کہ ان کے لئے جنت ہے وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں پس وہ قتل کرتے اور (خود بھی) قتل کئے جاتے ہیں۔"

ارشاد ہے: **وقاتلوا المشرکین کافة کما یقاتلونکم کافه واعلموا ان اللہ مع المتقین (سورۃ توبہ)**

"تم تمام مشرکوں سے لڑو جیسے وہ تم سب سے لڑتے ہیں اور سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ پاکبازوں کے ساتھ ہے۔"

فرمان الٰہی ہے: **کتب علیکم القتال وھو کرہ لکم وعسی ان تکرھو شیأ وھو خیر لکم وعسیٰ ان تحبوا شیئا وھو شتر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون (سورۃ بقرہ)**

"تم (لوگوں) پر جہاد فرض کیا گیا اور وہ تمہارے لئے ناگوار ہے اور اس میں کوئی تعجب نہیں کہ تم کسی چیز کو ناگوار جانو کہ درحقیقت وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور شاید تم کسی چیز کو پسند کرو جبکہ وہ تمہارے لئے نقصان کا سبب ہو اور (حقیقت) اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔

ارشاد گرامی ہے: **انفروا حفافاً وثقالاً وجاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ (توبہ)**

"اللہ کے راستے میں ہلکے ہو یا بوجھل نکل جاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرو"

قادیانی کا تحریف قرآن:

یہ چند فرمودات الٰہی بطور مثال پیش کئے ورنہ جہاد کے احکامات' اہمیت اور فضیلت سے قرآن بھرا پڑا ہے۔ ان واضح اور غیر مبہم آیات کے ہوتے ہوئے کفر و گمراہی کے علمبردار قادیانی فرقہ کے نام ونہاد مفسرین مرزا غلام احمد کے جانشین مرزا بشیر الدین اور مولوی محمد علی اپنے آقاؤں کی خوشنودی کے لئے بے سروپا اور جہل وضلال پرمبنی' غلط تفاسیر کئے۔ جس طرح جن تفاسیر کے صحت پر اجماع امت ہے خرق اجماع کرتے ہوئے ان دین دشمن مفسرین نے "واذ قال اللہ یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی کے من پسند ترجے کئے۔

عاشقان ختم نبوت کی سرفروشیاں:

محترم حاضرین۔ یہ علمی بحث ہے' وعظ کے دوران ہر کسی کے لئے اس بحث کا سمجھنا مشکل ہے اس فتنہ نے جب سے سر اٹھایا ہے۔ عاشقان ختم نبوت علماء حق اور دانشوروں نے جلسوں' مناظروں' مباحثوں' تقریروں تصانیف کے ذریعہ مرزا اور اس کے چیلوں کے قلمی وزبانی دعووں' اعلانات واشتہارات کا پوسٹ مارٹم کر کے مرزا کی شخصیت کو

اسلام کے متوالوں کے سامنے بے لباس کر دیا۔قادیانیت کے رد میں غالباً برصغیر پاک و ہند کے تاریخ میں جتنے تصانیف معرض وجود میں آئے اس کی مثال کسی دوسرے موضوع پر لکھنے والے کتب کی نہیں۔ان کتب کی فہرست اتنی طویل ہے کہ ان کا شمار کرنا بھی مشکل ہے کیونکہ تعداد سینکڑوں میں نہیں بلکہ ہزاروں تک پہونچ چکی ہے۔مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر اگرچہ ان کے درمیان کئی فروعی اختلافات ہیں مگر مسئلہ ختم نبوت کے نکتہ پر بحمد للہ سب متفق ہیں۔سب کا ایک ہی نعرہ وعقیدہ ہے کہ قادیانی غیر مسلم اقلیتی فرقہ ہے۔مسلمانوں میں قادیانیوں کی حیثیت بالکل واضح اور متعین ہو چکی ہے۔معمولی عقل و دانش کا مالک بھی سمجھ سکتا ہے کہ ان گمراہوں کی حیثیت مسلمانوں کے اندر کینسر کی پھوڑے کی طرح ہے جس کو جتنا جلد کاٹا جائے اسلام اور مسلمان آپس میں انتشار و افتراق سے محفوظ ہو سکتے ہیں' یہ انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے اوائل کا وہ فتنہ ہے جس کی غرض و غایت ہی اپنی دیسی نبوت اور من پسند مذہب کا پرچار کرنا ہے جو خدا اور اس کے رسول کے احکامات و تعلیمات کے منافی اور عقیدہ ختم نبوت کے مخالف نظریات کا حامل ہو۔

عقیدۂ ختم نبوت کی تبلیغ:

محترم سامعین! عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر بحث طوالت اختیار کر چکا ہے کوشش کر رہا ہوں کہ اس مسئلہ کی حقیقت اہمیت آپ کے ذریعہ آپ کے اہل وعیال' پڑوسیوں تک جس قدر پہونچا سکیں پہونچا دیں۔بدقسمتی سے آج بھی پچاس فیصد سے زیادہ تر عام مسلمان نہ ختم نبوت ہونے کا حقیقی مفہوم سمجھتے ہیں اور نہ یہ معلوم ہے کہ اس عقیدہ کے حفاظت کے لئے اگر مسلمان کو جان بھی قربان کرنا پڑے اس سے بھی کنارہ کشی کرنا حرام ہے۔مسلمانوں کے لئے ایمانی لحاظ سے یہ موت وحیات کا مسئلہ ہے کئی سادہ لوح یہ نہ سمجھیں کہ یہ مولویوں کا مسئلہ ہے جیسے کہ اور کئی مسائل میں علماء کے طبقہ میں اختلافات چل رہے ہیں یہ بھی اسی طرح کا ایک مسئلہ ہے۔

ہندوستان میں فتنہ ارتداد:

جیسے کہ پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ فتنہ ارتداد کی ابتداء تقسیم ہند سے پہلے ضلع گورداسپور کے موضع قادیان جو اب انڈیا کا حصہ ہے میں مرزا غلام احمد نامی شخص نے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کے بعد کر دی۔مرزا کے مرنے کے بعد اس خرافات پر مبنی فرقہ کی خلافت اس فرقہ کے اصل معمار اور دماغ نے سنبھال لی۔علماء کی شبانہ روز مساعی کی بدولت مسلم معاشرہ میں ایک ایسے فتنہ کی نشاندہی ہوگئی جو آئندہ امت مسلمہ کے لئے بڑی پریشانیوں کا سبب بننے والا تھا' اس کارنامہ میں متحدہ ہندوستان کے علماء کو داد تحسین نہ دینا بڑی زیادتی ہوگی۔برصغیر پاک و ہند کے تقسیم کے موقع پر قادیانی فتنہ کے امیر مرزا البشیر الدین احمد نے ۳۱۳ جان نثار قادیانی پیروکار مستقل طور پر قادیان میں رکھنے کا اعلان کیا۔

تقسیم ہند'فسادات'فرنگی سازشیں:

تقسیم ہند کے فسادات میں لاکھوں مسلمان شہید ہوئے ان خونی واقعات سے تاریخ بھری پڑی

ہے۔ ہزاروں پاکباز مسلم عورتوں کو ہندوؤں نے یرغمال بنا کران کو بے حرمتی اور مظالم کے پہاڑوں کے حوالہ کر دیا' مگر اس موقع پر بھی فسادات کے دوران قادیانی فرقہ کو کوئی نقصان نہ پہونچایا۔ کیونکہ یہ جملہ فسادات اور مسلمانوں کا اجڑ جانا بھی انگریز بہادر کے سازشوں کا حصہ تھا' اور قادیانی فرقہ بھی کفری استعمار کے ایجنڈا پر انکی سرپرستی میں لحہ لحہ عمل کر رہا تھا۔ اسی کے صلہ میں ان کو کروڑوں کی زمین معمولی قیمت پر ربوہ میں قادیانی ہیڈ کوارٹر کیلئے الاٹ ہوئی' حالانکہ اس موقع پر کروڑوں مسلمان جنہوں نے پاکستان کے حصول کے لئے تن من دھن کی بازی لگا کر صرف یہی نعرہ لگایا تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا ''لا الہ الا اللہ'' میں سے کسی فرد یا ادارہ کو اس قسم کی امتیازی الاٹمنٹ نہیں کی گئی۔

ربوہ کی حقیقت:

اور یہ کہ ربوہ نام بھی ان جھوٹوں نے قرآن کی آیت واوینھمآ الی ربوۃ ذات قرار ومعین یعنی ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ کو ایک اونچی جگہ پر ٹھہرایا جو کہ قرار اور چشمہ والی جگہ تھی' تحریف کر کے رکھا تا کہ اس سے غلام احمد قادیانی کے جھوٹی مسیحیت ثابت ہو سکے۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت:

پاکستان کا حصول ان کے مرضی کے خلاف ہوا تھا' ان کے مرضی کے برعکس اللہ نے یہ نعمت پاکستان کے مسلمانوں کو عطا فرمائی اپنے مشن کو اس مملکت خداداد میں پھیلانے کے لئے جن اہداف کا تعین انہوں نے کیا اس میں سب سے زیادہ خطرناک پروگرام یہ تھا کہ پاکستان کے اہم کلیدی عہدوں پر مرزائیوں کو تعینات کرنے کی راہیں تلاش کی جائیں' آہستہ آہستہ ان کے یہ توسیعی منصوبے کھل کر سامنے آگئے اور اس مقصد میں وہ اپنے آقاؤں کی سرپرستی اور تعاون سے کافی حد تک کامیاب بھی ہو گئے۔ مگر فدایان ختم نبوت بھی ان کے ہر سازش کی راہ میں ایک مضبوط دیوار کی طرح موجود رہے۔ جون ۱۹۵۲ء میں ملک کے جید علماء پر مشتمل مجلس عمل تشکیل دیا گیا جس کا نام تحفظ ختم نبوت مجلس عمل رکھ کر حکومت کے سامنے مندرجہ ذیل مطالبات پیش کئے۔

فدایان ختم نبوت کے مطالبات:

(۱) انگریزوں کے پالے ہوئے ایجنٹ اس وقت کے پاکستانی وزیر خارجہ اور قادیانی جماعت کے اہم ترین رکن سر ظفر اللہ کو وزارت خارجہ سے فارغ کیا جائے۔ (۲) قادیانیوں کو پاکستان کی کلیدی ملازمتوں سے الگ کیا جائے۔ (۳) مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت آئینی طور پر قرار دیا جائے۔ (۴) قادیانیوں کے ہیڈ کوارٹر ربوہ کو ہر کسی کے لئے کھلا شہر قرار دیا جائے۔

تحریک ختم نبوت کا عروج:

مجلس عمل کے جلسوں جلوس اور رضا کاروں کی قریہ قریہ لوگوں کی بیداری کے نتیجہ میں ملک کے دونوں حصوں کے مسلمان اپنے سروں پر کفن باندھ کر قادیانیوں کے خلاف میدان عمل میں کود پڑے۔۱۹۵۳ء میں یہ تحریک عروج پر پہونچی' دوسری طرف اس وقت کی حکومت جو مرزائیوں کی حمایتی اور طرفدار تھی' ختم نبوت کے عاشقان پر عرصہ حیات تنگ کرنے کے لئے سردھڑ کی بازی لگانے میں مصروف رہی۔ جیلیں مسلمانوں سے بھر گئیں۔ گولی' لاٹھی کا بے پناہ استعمال کیا۔ شہدائے ختم نبوت کی تعداد سینکڑوں سے بڑھ چکی تھی۔ جب حالات حکومت کے قابو سے باہر ہوئے تو پنجاب حکومت نے ۶ رمارچ ۱۹۵۳ء بروز جمعہ لاہور میں میجر جنرل اعظم خان کی سربراہی میں مارشل لاء نافذ کردی۔ یہ ملک میں پہلا منحوس مارشل لاء تھا جس نے عوام سے آزادی رائے کے جمہوری حق کو سلب کردیا۔ اس تحریک میں حکومت وقت کی مرزا نوازی اور سیاسی ناسمجھی کا نتیجہ یہ نکلا کہ حالات قابو میں آنے کی بجائے ختم نبوت کے پروانوں کا جوش جذبہ ایمانی غیرت اور حمیت میں مزید اضافہ ہوا کیونکہ ملکی انتظامیہ اور حکومت ایسے لادین فرقہ کو بچانے کے لئے اسلام کے جان نثاروں کو کچل رہی تھی جن کے امیر مرزا غلام احمد قادیانی نے ایسے فرضی جھوٹے الہامات اور بے ہودہ خرافات پیش کئے' جن میں دعوائے نبوت کے علاوہ سید الاولین والاخرین خاتم النبیین کی تنقیص' صحابہ کرام اولیائے کرام کے خلاف گندی زبان استعمال کرنے کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا:

مسلمانوں کے خلاف بے تحاشا طاقت کا استعمال اور جبر واستبداد کا ہر حربہ استعمال کرنے کی وجہ سے اس تحریک میں جبری اور وقتی تعطل تو آیا مگر جذبہ ختم نہ ہوسکا۔ مگر عقیدہ ختم نبوت کی جو روشنی اور چنگاری مسلمانوں کے سینوں میں جلوہ افروز ہو چکی تھی "پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا" کا مصداق اگلے مرحلے کی تیاری کے لئے سر جوڑ کر تیاری شروع کردی۔

اب وقت نماز ہو رہا ہے' اگلے مرحلے میں کیا ہوا؟ کیوں ہوا؟ نتیجہ کیا نکلا؟ ان شاء اللہ آئندہ ذکر کروں گا۔

رب ذوالجلال مجھے آپ اور تمام امت مسلمہ کو ہر شکل میں آکر دین متین میں نقب لگانے والے دجال وکذاب سے محفوظ رکھے۔